OPEN ACCESS
Al-ISRA
﴿International Journal of Islamic Thought﴾
ISSN: 2959-3603
www.israjr.com

Al-ISRA
Vol.:5, Issue: 1, Jan -March 2026 PP: 377-397

# مختلط دودھ سے رضاعت کے ثبوت اور عدم ثبوت کے متعلق مباحث کا تحقیقی جائزہ

# A Critical Review on the Establishment of Rada'ah Through Blended Milk

**Abdulrazzaq**
Phd Scholar, Department of Islamic & Religious Studies, Hazara University Mansehra
Email: ar831585@gmail.com

**Prof. Dr. Hafiz Nasir Ud din Nasir**
Department of Islamic & Religious Studies, Hazara University Mansehra
Email: naasiraust@gmail.com

## Abstract

*In Islamic Sharia, suckling (Rada'ah) is not considered merely a physical act, but rather a sharia-compliant cause of prohibition (Sabab al-Hurmah). Through it, a permanent relationship of maternity (Umoomah) and fraternity (Ukhuwwah) is established, independent of lineage. For this reason, Islamic Sharia has given extraordinary importance to the protection of human society, the family system, and lineage. Among the various objectives of Sharia (Maqasid al-Shariah), the chapter on suckling holds a significant place. It is not just a natural or biological process, but one that gives rise to a legal and sharia-based relationship. As a result of suckling, the same prohibitions are established that arise from blood relations (Nasab), which directly affect marriage, family intermixing, and social relations. The subject of suckling constitutes an independent and detailed chapter in Islamic jurisprudence (Fiqh), with rulings compiled in the light of the Qur'an, Sunnah, Ijma (consensus), and Qiyas (analogical reasoning). While narrations and jurisprudential rulings exist regarding the forms of suckling during the prophetic era and the times of the Companions and Successors (Tabi'een), the modern era—with milk banks, pumped milk, artificial nutrition, and advanced medical facilities—has made this chapter more complex and research-intensive. Consequently, a fresh scholarly deliberation on this subject has become indispensable. Immediately after birth, the preservation and growth of a child's life are impossible with any food other than milk. Breast milk is the only drink that naturally contains every type of nutrient required for a child's health, and nature instinctively causes milk to be produced in a mother's breasts at such a time. However, sometimes due to illness or compulsion, a woman cannot provide milk to her child, even*

CC BY

*though milk remains indispensable for the infant. In such situations, the World Health Organization (WHO) devised a solution to establish Human Milk Banks, through which milk is provided to children for whom it is otherwise unavailable. A milk bank, however, contains milk extracted from different women at different times. What impacts does this have – both legally (Shariah) and conventionally (Urfa) – on the upbringing of the child? Is the modern "Human Milk Bank" simply a contemporary form of this ancient jurisprudential issue, or does a fundamental difference exist between the two? This chapter will present a research-based analysis of these questions.*

***Keywords**: Qur'an, Sunnah, Rada'ah.*

**رضاعت کا لغوی اور اصطلاحی معنی:**

رضاعت رضع سے ماخوذ ہے

"الرضاع شرب اللبن من الثدی "1

یعنی چھاتی سے دودھ پینا رضاعت کہلاتا ہے۔

**رضاعت کی اصطلاحی تعریف:**

"وصول لبن المراۃ الی جوف الطفل علی وجه مخصوص "

عورت کا دودھ ایک مخصوص طریقے سے بچے کے معدہ تک پہنچنا رضاعت کہلاتا ہے۔

"وھی وصول لبن الادمیة الی جو ف الطفل "2

اصطلاح شریعت میں مخصوص عمر کے بچے کا مدت رضاعت (اڑھائی سال) میں کسی بھی عورت کے دودھ پینے کے عمل کو رضاعت کہا جاتا ہے.

کسی عورت کے دودھ کا کسی مقررہ عمر یعنی دو سال کے اندر بچے کے معدے تک پہنچنا، جس کے نتیجے میں حرمتِ نکاح ثابت ہو جائے۔3

**رضاعت کی شرعی حیثیت:**

رضاعت اسلامی شریعت میں تین بنیادی احکام پیدا کرتی ہے۔

**حرمت نکاح:**

رضاعی رشتے نسبی رشتوں کی مانند حرام ہو جاتے ہیں۔

**امومت اور اخوت کا قیام:**

رضاعی ماں حقیقی ماں کے حکم میں آجاتی ہے اور رضاعی بہن بھائی حقیقی بہن بھائیوں جیسے قرار پاتے ہیں۔

**معاشرتی واخلاقی تعلق:**

خاندانی نظام میں ایک توسیع رشتہ قائم ہو جاتا ہے جس طرح پہلے خاندانی رشتوں کی بنیاد پر تعلقات قائم ہوتے تھے اسی طرح رضاعت کے بعد رضاعی خاندان کے رشتے اور حقوق لازم ہو جاتے ہیں۔

**رضاعت کی اہمیت قرآن کریم کی روشنی میں:**

قرآن وسنت کے نصوص اور آپ ﷺ کے عمل سے رضاعت کی بہت اہمیت معلوم ہوتی ہے

**قرآن مجید کی روشنی میں:**

رضاعت طبعیہ ماں اور بچے کے درمیان محبت اور شفقت پیدا کرنے کا ذریعہ ہے طبعی اور تخلیقی رضاعت کے علاوہ کسی بھی اور طریقے سے رضاعت ماں اور بچے کے درمیان اس محبت کو پیدا نہیں کر سکتی جو ایک فطری محبت ہوتی ہے پستان کے علاوہ دودھ پلانے سے اس محبت میں کمی آ جاتی ہے۔

اسی وجہ سے اللہ رب العزت نے قرآن کریم میں حکم دیا

" وَٱلْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَن يُتِمَّ ٱلرَّضَاعَةَ "[4]

اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں یہ حکم اس کے لیے ہے جو رضاعت کی مدت کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔

اور یہی فطری طریقہ ہے جو حضرت آدم سے لیکر ابھی تک چلا آرہا ہے اور اسی کو اسلام نے باقی بھی رکھا ہے اسی طرح ایک دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" وَإِنْ أَرَدتُّمْ أَن تَسْتَرْضِعُوٓاْ أَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ "[5]

"اور اگر تمھارا خیال اپنی اولاد کو کسی غیر عورت سے دودھ پلانے کا ہو تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں"

یعنی فطری اور اول طریقہ پہلا ہی ہے کہ ماں اپنے بچے کو خود دودھ پلائے اگر دودھ بچے کے لیے نقصان دہ ہو یا کوئی اور وجہ ہو اور والدین باہم رضامندی سے کسی دوسری عورت کا دودھ پلانا چاہیں تو اسلام نے اس کی بھی اجازت دی ہے۔

" فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ وَأْتَمِرُواْ بَيْنَكُم بِمَعْرُوفٍ "[6]

**رضاعت احادیث کی روشنی میں:**

قرآن مجید کی طرح احادیث نبوی ﷺ میں بھی رضاعت کی اہمیت بیان ہوئی ہے نبی کریم ﷺ نے رضاعت سے ثابت ہونے والے رشتوں کو نسبی رشتوں کی طرح حرام قرار دیا ہے۔

چنانچہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے:

"عن عائشة قالت قال لی رسول الله ﷺ یحرم من الرضاعة مایحرم من الولادة "[7]

"حضرت عائشہ صدیقہؓ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا تھا رضاعت سے بھی اسی طرح رشتے حرام ہو جاتے ہیں جیسے ولادت سے"

نبی ﷺ کو کہا گیا کہ آپ اپنے چچا حمزہؓ کی بیٹی سے شادی کر لیں، آپ ﷺ نے جوابا فرمایا:

"انها لاتحل لی ،انّها ابنة أخی من الرضاعة ،ویحرم من الرضاع ما یحرم من الرحم "[8]

وہ میرے لیے حلال نہیں ہیں، کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہیں جو رشتے خون کے سبب حرام ہوتے ہیں وہی رضاعت کے سبب حرام ہوتے ہیں.

کیونکہ حضرت حمزہؓ نے اور آپ ﷺ نے ایک ہی خاتون کا دودھ پیا تھا۔

**رضاعت کی علت** (Legal Cause of Breastfeeding Rulings)

رضاعت سے حرمت کیوں اور کب ثابت ہوتی ہے؟

**فقہاء متقدمین کا تصور:**

(الف) تغذیہ و نشو و نما

بچہ دودھ سے پھلتا پھولتا اور نشو و نما حاصل کرتا ہے اور یہ دودھ براہ راست بچے کے اعضاء بڑھنے اور نشو و نما میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

(ب) گوشت و خون میں تبدیلی:

اس سے بچہ کا گوشت بڑھتا ہے اور ہڈیاں مضبوط ہوتی ہیں گویا دودھ بچے کے جسم کا حصہ بن جاتا ہے۔

"فانہ ینبت بہ اللحم ویشتد بہ العظم"[9]

رضاعت کی عمر میں دودھ پلانے سے گوشت اگتا ہے اور ہڈیاں مضبوط ہوتی ہیں۔

**تجزیہ و تحلیل:**

میری سمجھ کے مطابق ان دونوں قولوں کی اصل علت گویا کہ "*انبات اللحم وانشاز العظم*" ہی بنتی ہے اور اسی پر رضاعت کا مدار رکھا گیا ہے۔

**فقہاء شوافع اور حنابلہ کے نزدیک اصل علت:**

وصول اللبن مع التغذی "

دودھ کا معدہ تک پہنچنا اور غذا کا حاصل ہونا

جب کے احناف کے نزدیک:

"ثبوت الاثر الغذائی "

جب کہ احناف کے نزدیک صرف صرف دودھ کا معدہ تک پہنچنا شرط ہے جب اس طرح ہوا تو رضاعت ثابت ہو جائے گی۔

احناف اور شوافع کے مسالک کو دیکھا جائے تو شوافع ان دودھ پلانے کی شرط لگاتے ہیں جسے انشاز العظم وانباط اللحم یقینی بھی ہو جبکہ احناف احتیاط کے پہلو کو دیکھتے ہوئے تھوڑے سے دودھ پینے سے بھی رضاعت کو ثابت مانتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں ہمیں کیا پتہ ممکن ہے ایک قطرہ سے بھی اس کا گوشت اور خون بڑھا ہو لہذا احتیاط کے ناطے حرمت ثابت ہونی چاہئی ہے۔

**رضاعت کے ارکان**

فقہانے رضاعت کے درج ذیل ارکان بیان کیے ہیں:

**المرضعة**) دودھ پلانے والی عورت

**الرضیع**) دودھ پینے والا بچہ

**اللبن**) انسانی دودھ

**وصول اللبن إلی الجوف**) دودھ کا معدے تک پہنچنا[10]

**رضاعت کے ثبوت کی کیفیت میں اختلاف رائے کا جائزہ:**

رضاعت کے ذریعے حرمت مصاہرت کا ثبوت اسلامی فقہ کا نہایت اہم باب ہے قرآن و حدیث کی نصوص سے اس کا اصل ثبوت تو قطعی ہے لیکن رضاعت کے ثبوت کی کیفیت میں فقہاء اسلام کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

رضاعت (شیر پلانا) کے اصول

**اجمالی جائزہ**

| مکتب | عمر کی حد | ضروری دودھ کی مقدار | محرمیت |
|---|---|---|---|
| حنفی | 2سال | کم از کم ایک بار | تھوڑا سا دودھ بھی پیا ہو |
| مالکی | 2سال | کم از کم ایک بار | تھوڑا سا دودھ پیا ہو |
| شافعی | 2سال | پانچ بار | پانچ بار کم از کم |
| حنبلی | 2سال | پانچ بار | پانچ بار کم از کم |

حرمت رضاعت کب اور کس طرح ثابت ہوتی ہے اس سلسلے میں اہل علم میں کئی حوالوں سے اختلافات پائے جاتے ہیں ،مثلا مدت رضاعت کتنی ہے؟ رضاعت کے ثبوت کے لیے براہ راست عورت کے پستانوں سے دودھ پینا ضروری ہے یا کسی برتن میں نکال کر پلانے سے بھی رضاعت ثابت ہو جائے گی؟دودھ پینے کی کیفیت کیسی ہونی چاہی ہے؟دودھ کی کتنی مقدار پینے سے حرمت رضاعت ثابت ہو گی؟اس سلسلے میں فقہاء کی آراء کی تفصیل درج ذیل ہے۔

**کیفیت رضاعت پر آراء**

کیفیت رضاعت سے مراد وہ طریقہ اور ھیئت ہے جسے عورت کا دودھ بچے کے جسم میں داخل ہو جس کے نتیجے میں رضاعت کے احکام مرتب ہوں۔

رضاعت کے ثبوت کے لیے پستان سے دودھ پینا ضروری ہے؟

فقہاء کا اس امر میں اتفاق ہے کہ عورت کا پستان سے بچے کو دودھ پلانا اپنی شرائط کے مطابق حرمت واقع کر دیتا ہے ۔لیکن کسی عورت کا دودھ نکال کر کسی بچے کو دینے سے کسی بھی طریقے سے ہو کیا اسے رضاعت ثابت ہوتی ہے اس حوالے سے دو آراء ہیں۔

**جمہور فقہاء کرام کی آراء:**

جمہور فقہاء جن میں حنفیہ ،شافعیہ ،مالکیہ ،حنابلہ شامل ہیں ان تمام حضرات کی رائے ہے کہ رضاعت کے ثبوت کے لیے عورت کے پستانوں سے براہ راست دودھ پینا ضروری نہیں بلکہ اگر عورت کا دودھ نکال کر مدت رضاعت میں بچے کو پلا دیا جائے تو رضاعت ثابت ہو جائے گی ۔اس کی مثالیں دیتے ہوئے فقہاء نے "وجور[11] اور سعوط[12]" کی صورتیں بیان کی ہیں تو ان دونوں صورتوں میں رضاعت ثابت ہو جائے گی۔

ان حضرات کی دلیل قرآن کریم کی وہ آیات اور احادیث مبارکہ ہیں جن میں مطلق رضاعت کا ذکر ہے کہ قرآن حکیم اور حدیث میں مطلق رضاعت کا ذکر ہے اس میں کسی خاص طریقے کی قید نہیں تو مطلق کو مطلق ہی رکھا جائے گا مقید نہیں کیا

جائے گا۔

جمہور حضرات اپنے مؤقف پر درجہ ذیل دلائل دیتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود کی کی روایت

"لا رضاع الاماأنشز العظم وانبت اللحم"[13]

رضاعت صرف وہی معتبر ہے جو ہڈیوں کو مضبوط کرے اور گوشت کو بڑھائے۔

اس میں کہیں بھی یہ قید نہیں کہ پستان ہی کے ذریعہ رضاعت ثابت ہوتی بلکہ اصل علت کا ثبوت ہو رہا ہے وہ انشاز العظم وانبات اللحم ہڈیوں کا بڑھنااور گوشت کاآگنا یہ جس حالت سے بھی ثابت ہوا سے رضاعت ثابت ہو جاتی ہے ۔

اسی طرح آپ ﷺ کافرمان مقدس ہے

"لایحرم من الرضاعة الا ما فتق الامعاء فی الثدی وکان قبل الفطام "[14]

"صرف اسی رضاعت سے حرمت واقع ہوتی ہے جو مدت رضاعت میں انتڑیوں کو پھاڑے اور دودھ چھڑانے سے پہلے ہو"

## تجزیہ/وتحلیل

ان روایات سے پتہ چلتاہے کہ جمہور فقہاء کے نزدیک رضاعت کے لیےپستان سے دودھ پیناضروری نہیں جیسے بھی پیا ہو اسے رضاعت ثابت ہو جاتی ہے لیکن کب اور کتنے دودھ سے احناف اور مالکیہ تو مطلق دودھ سے رضاعت کے ثبوت کے قائل ہیں جبکہ شافعیہ اور حنابلہ احادیث کے پیش نظر تین یا پانچ رضعات کو رضاعت کے ثبوت کے لیے لازمی وضروری قرار دیتے ہیں ۔

قول ثانی: امام ابن حزم ،[15]امام ابو بکرؒ[16]کی رائے:

امام داؤد ظاہری کا نقطہ نظر یہ ہے کہ پستان سے دودھ پینا رضاعت سے تحریم کے ثبوت کے لیے شرط ہے اس کے برعکس کسی اور طریقے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ان کے دلائل درج ذیل ہیں۔

" وَأُمَّهَاتُكُمُ اللاَّتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ مِنَ ٱلرَّضَاعَةِ "[17]

اور تمھاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایاہے اور تمھاری رضاعی بہنیں۔

حضور ﷺ کافرمان

"یحرم من الرضاع مایحرم من النسب"[18]

نسب سے جو رشتے حرام ہوتے ہیں وہ رضاعت سے بھی حرام ہیں۔

امام ابن حزم لکھتے ہیں:

"لم یحرم اللّٰہ تعالیٰ ولارسوله صلی اللّٰہ علیه وسلم فی هذاالمعنی نکاحا ،الابالارضاع والرضاعة والرضاع فقط ۔ولایسمی ارضاعا الاما وضعته المرأةالمرضعة من ثدیها فی فم الرضیع ، ۔"[19]

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے اس مفہوم میں نکاح کو صرف ارضاع ،رضاعۃاور رضاعۃ (یعنی دودھ پلانے ،پینے یا عمل رضاعت ) کی وجہ سے ہی حرام کیاہے اور اس عمل کو ارضاع کا نام اس وجہ سے ہی دیا گیاہے کہ عورت اپنےپستان دودھ

پینے والے کے منہ میں ڈالتی ہے (اسی لیے ) کہا جاتا ہے کہ اس عورت نے اسے دودھ پلایا یا وہ اسے دودھ پلاتی ہے۔

رضاعت کے معنی صرف یہ ہیں بچہ ماں کے پستان سے دودھ اپنے منہ سے پیئے اور چوسے اس کے علاوہ کو رضاعت نہیں کہا جا سکتا اور نہ اسے حرمت واقع ہو گی[20]

**عرف عرب:**

عرب میں دودھ پلانے کا طریقہ یہی معروف تھا کہ بچہ براہ راست چھاتی سے دودھ پیتا اس لیے نصوص کو اسی پر محمول کیا جائے گا اور اس کے علاوہ کسی اور طریقے سے حرمت اور رضاعی رشتے کا اثبات نہیں ہو گا۔

جاوید احمد غامدی کا نقطہ نظر:

جاوید احمد غامدی صاحب کا نقطہ نظر ان دونوں اقوال سے جدا ہے وہ فرماتے ہیں امتصاص الصدی کے ساتھ اہتمام اور ارادے کا پایا جانا بھی ضروری ہے ویسے ہی بغیر رضاعت کے ارادہ سے بچہ جتنی دفعہ بھی دودھ پی لے اس میں کوئی حرج نہیں اس سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

جہاں تک اس کے علاوہ ان امور اور اشیاء کا تعلق ہے جن کا ہم تذکرہ کر چکے ہیں ان میں سے کسی بھی چیز کو اندر ڈالنا ، ناک کے ذریعے اندر داخل کرنا یا قطرے ٹپکانا وغیرہ ہی کہلائے گا (یعنی اسے رضاعت کا نام نہیں دیا جا سکتا) اور اللہ تعالیٰ نے اس کی وجہ سے کسی چیز کو حرام نہیں کیا۔

**تجزیہ/وتحلیل:**

یہ علامہ کا اپنا نقطہ نظر ہے کسی اور فقہی کی نظر اس طرف نہیں گئی کہ رضاعت کا لغوی معنی ہی مراد ہے اس کے علاوہ کو رضاعت نہیں کہا جا سکتا میں علامہ صاحب کی اس بات سے اختلاف رکھتا ہوں کیونکہ کسی بھی چیز کا حکم دیکھ لیں حکم اصطلاحی معنی کے اعتبار سے لگتا ہے لغوی معنی کا اعتبار کرتے ہوئے حکم نہیں لگتا کئی مثالیں موجود ہیں الصلوٰۃ کا لفظ دیکھ لیں اس کا لغوی معنی تحریک الصلوین یعنی چوتھڑوں کو حرکت دینا جب کہ اصطلاحی معنی نماز کی مخصوص صورت اور ہیئت کے لیے الصلوٰۃ کا لفظ استعمال ہوتا ہے اس لیے معاشرے میں مقصود اصطلاحی معنی کا اعتبار کرتے ہیں۔

**مقدار موجب تحریم**

رضاعت کے باب میں فقہاء کے درمیان جن مسائل میں نمایاں اختلاف پایا جاتا ہے ان میں ایک مسئلہ "مقدار رضاعت" ہے یعنی کتنی مقدار میں دودھ پینے سے رضاعت ثابت ہو گی ؟

مقدار موجب تحریم سے مراد وہ مقدار یا حد ہے جس کے تحت کسی چیز کی حرمت ثابت ہو جاتی ہے اسی لیے اس مسئلہ میں فقہاء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے کہ کتنی مقدار سے حرمت رضاعت ثابت ہو جائے گی اس مسئلہ کی تفصیل ذیل میں بیان کی جائے گی

**احناف حضرات کی رائے:**

قلیل و کثیر ہر مقدار سے رضاعت ثابت ہو جائے گی:

احناف[21] اور ایک قول کے مطابق مالکیہ[22] کے ہاں رضاعت میں دودھ کی مقدار کم ہو یا زیادہ ہر صورت میں رضاعت ثابت ہو جاتی ہے وہ رضاعت کی تعداد اور مقدار کے قائل نہیں[23] کیونکہ قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں مطلق رضاعت کو

سبب حرمت قرار دیا گیا قلیل اور کثیر مقدار کی کوئی تحدید نہیں کی گئی ذیل میں آنے والی آیات اور روایات کی بناپر احناف نے یہ اصول اخذ کیا ہے کہ حرمت رضاعت کے ثبوت کے لیے ایام رضاعت میں محض دودھ لیناکافی ہے مقدار کی قلّت و کثرت اس حکم میں کوئی تبدیلی نہیں کرتی

"عند الحنفية والمالكية لافرق بين قليل اللبن وكثيره ،وثبت الرضاعة مطلقا دون التقيد بعدد معين"[24]

**دلائل**

ان کی دلیل قرآن کریم کی یہ آیت مبارکہ ہے "وَ أُمَّهَاتُكُمُ اللاَّتِي أَرْضَعْنَكُمْ "[25] اس آیت مبارکہ میں کوئی تحدید واقع نہیں ہوئی اسی طرح آپ ﷺ کافرمان مبارک ہے

"ويحرم من الرضاع مايحرم من النسب "[26]

کہ رضاعت اسے حرام کر دیتی ہے جسے نسب حرام کر دیتا ہے اور ایسا ہی اثر حضرت عبداللہ بن عباس سے موطا امام مالک میں[27] اور انہی سے اور سعید بن مسیب اور عروہ بن زبیر سے موطا امام محمد میں منقول ہے[28]

المحیط البرہانی فی الفقہ النعمانی :

"قليل الرضاع وكثيره سواء فی اثبات الحرمة لان المنصوص عليه فعل الارضاع دون العدد ،قال الله تعالیٰ وامهاتكم اللاتی ارضعنكم "[29]

رضاعت سے حرمت کے ثبوت کے لیے قلیل اور کثیر مقدار کا حکم ایک جیسا ہے کیونکہ نص عدد کی شرط لگائے بغیر فعل رضاعت ذکر کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اور تمھاری وہ مائیں جنھوں نے تمھیں دودھ پلایا ہو حرام ہیں۔

**حنابلہ اور شوافع حضرات**

ان حضرات کے نزدیک رضاعت کے ثبوت کے لیے پانچ دفعہ دودھ پینا ضروری ہے اس کے بغیر رضاعت ثابت ہی نہیں ہو گی۔

**دلائل:**

پانچ رضاعت کی دلیل حضرت عائشہؓ کی روایت ہے جس میں ذکر ہے قرآن مجید میں ۱۰ رضعات معلومات نازل ہوئے تھے جو کہ بعد میں پانچ رضاعات معلومات سے منسوخ ہو گئے اور آپ ﷺ کی وفات تک یہی قرآن مجید میں پڑھا جاتا رہا ہے۔[30]

"ودليلهم رواية السيد ة عائشه رضی الله تعالیٰ عنها التی ذكرت فيها أن القرآن نزل اول الا بعشر رضعات معلومات ثم نسخت خمس واستمر العمل بها حتی وفاة النبی ﷺ "[31]

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ابتدا دس رضاعت سے حرمت ثابت ہوتی تھی بعد میں دس منسوخ ہو کر پانچ رہ گئی اور آپ ﷺ کے وصال تک یہی تعداد باقی رہی۔

بعض حضرات اس حدیث کو منسوخ قرار دیتے ہیں حالانکہ حافظ عبدالبرؒ نے اس کے متعلق امام شافعیؒ کا قول نقل کیا ہے جس میں واضح طور پر یہ الفاظ موجود ہیں

"هو مذهبها وبه كانت تفتی وتعمل "

یہی آپ کا مؤقف تھا اور اسی کے مطابق آپ فتویٰ دیا کرتیں اور عمل بھی کرتی[32]

حضرت عائشہ نے سالم بن عبداللہ بن عمر کے لیے ام کلثوم کو حکم دیا کہ آپ انہیں دودھ پلائیں تاکہ وہ محرم بن جائیں لیکن سالم کہتے ہیں ام کلثوم نے مجھے تین دفعہ دودھ پلایا اور پھر ام کلثوم بیمار ہو گئیں اور مجھے بقیہ دودھ نہ پلا سکیں اس طرح میں عائشہ کے پاس داخل نہ ہو سکا[33]

تیسری رائے: تین رضعات سے حرمت ثابت ہوتی ہے۔

امام داؤد ظاہری اور امام ابو ثور کا مذہب اور ایک روایت امام مالک کی:

ان حضرات کے نزدیک ایک یا دو مرتبہ دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی بلکہ کم از کم رضاعت کے ثبوت کے لیے تین رضعہ ضروری ہیں۔

"لاتحرم المصة ولاالمصتان "[34]

ایک مرتبہ دودھ چوسنے سے یا دو مرتبہ چوسنے سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

ام الفضل بیان کرتی ہیں کہ ایک دیہاتی آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں نے دو شادیاں کر لی لیکن اب میری پہلی بیوی کہتی ہے کہ میں نے اس دوسری بیوی کو ایک مرتبہ یا دو مرتبہ دودھ پلایا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنے لگے اب میرے لیے کیا حکم ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"لاتحرم الاملاجة ولا املاجتان "[35]

ایک یا دو بار چوسنے سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

**اصولی و فقہی تجزیہ:**

**فقہاء کے اقوال کا تجزیہ:**

جمہور حضرات کا مؤقف احتیاط انساب کے اعتبار سے قوی ہے کیونکہ نسب اور فروج میں شریعت کا مطلوب احتیاط ہی ہے کیونکہ معمولی رضاعت بھی جسمانی نشو و نما میں حصہ ڈال سکتی ہے اس لیے حرمت ثابت ہو جانی چاہی ہے تاکہ حرمت کا کچھ شائبہ بھی باقی نہ رہے۔

**فقہاء شوافع کے اقوال کا تجزیہ:**

شافعیہ اور حنابلہ کا مسلک احادیث کی طرف نظر کرتے ہوئے زیادہ قوی اور مدلل محسوس ہوتا ہے کیونکہ روایات میں مقدار کا قطعی تعین ملتا ہے۔ اور اصول فقہ کے مطابق مقید نص مطلق پر مقدم ہوتی ہے اور قران کریم میں اکثر منصوص صرف اصولیات فراہم کرتی ہیں ان کی وضاحت اور تقیید آپ ﷺ کے فرامین ہی سے ممکن ہے۔

**وجوہ ترجیح:**

احناف کا مؤقف دور حاضر کی رعایت رکھتے ہوئے راجح معلوم ہوتا ہے اور اس کے اسباب درج ذیل ہیں۔

**احتیاط فی الفروج**

ان حضرات کے نزدیک نکاح اور نسب میں ادنی شبہ کی گنجائش بھی نہیں ہے۔

**قیاس علی النسب**

رضاعت نسب کے قائم مقام ہے اس لیے اس کا ثبوت بھی نسب کے ثبوت کی طرح سخت ہونا چاہی ہے تاکہ کسی قسم کا

شبہ تک باقی نہ رہے۔

**سد ذرائع**

احناف کا مؤقف فساد کے دروازے بند کرتا ہے کیونکہ آج کے اس پر فتن دور میں جھوٹ عام ہے اور حافظے کمزور ہیں نسیان، خطا اور فساد کا امکان زیادہ ہے اس لیے احتیاط زیادہ بہتر ہے۔

**محقق کی ذاتی رائے**

چنانچہ، دیانت داری کا تقاضا یہ ہے کہ دلائل کی قوت کے لحاظ سے **پانچ رضعات والا موقف (شوافع کا قول) زیادہ واضح اور سنت کے قریب محسوس ہوتا ہے**، اگرچہ احناف کا موقف تقویٰ اور خاندانی احتیاط کے پہلو سے بہت محترم ہے۔

ملک بینک کے مخلوط دودھ سے رضاعت کا ثبوت:

اختلاط کا معنی *خلط الشی ء بالشیء فاختلط*[36] دو یا زیادہ چیزوں کا باہم مل جانا

**اصطلاح میں مختلط دودھ سے مراد:**

اصطلاح میں دو یا زیادہ خواتین کے دودھ کا اس طرح ملنا کہ ہر ایک کا دودھ جدا طور پر ممتاز نہ رہے۔

ملک بینک میں کئی ایک عورتوں کا دودھ شامل ہوتا ہے اور اس دودھ کو محفوظ رکھنے کے لیے (مائع) کی صورت میں فریز کر لیا جاتا ہے یا پھر خشک کر لیا جاتا ہے اور بوقت ضرورت پانی ملا کر استعمال کر لیا جاتا ہے۔ایسے دودھ سے رضاعت ثابت ہو گی یا نہیں؟اس مسئلہ کی جو تفصیل یہاں مقصود ہے اسے تین نکات میں بیان کیا جائے گا، کیونکہ ملک بینک میں عموماً عورت کے دودھ کے ساتھ تین اقسام کی اشیاء ملائی جاتی ہیں۔

(الف) پانی (ب) دواء یا کیمیکل (ج) دوسری عورت کا دودھ

**فقہاء کے نزدیک رضاعت کے ثبوت کا اصول اور علت**

| مکتب فکر | اصول |
|---|---|
| احناف امام ابو حنیفہ، صاحبین | غلبہ، وصول اور تغذیہ |
| شوافع | تغذیہ |
| حنابلہ | تغذیہ |
| مالکیہ | اثر ولو قلیل |

**پانی یا دواء ملائے گئے دودھ کا حکم:**

جس دودھ میں پانی، دواء یا کیمیکل وغیرہ ملایا گیا ہو اور اسے کسی بچے کو پلایا جائے تو اسے رضاعت کے ثبوت اور عدم ثبوت کے متعلق یہ تفصیل ہے کہ

**دودھ غالب اور پانی یا دواء مغلوب**

اگر عورت کا دودھ غالب ہو اور پانی یا دواء مغلوب اور کم ہو تو آئمہ ثلاثہ (امام مالکؒ امام شافعیؒ امام احمد بن حنبلؒ) اور صاحبین (امام ابو یوسفؒ، امام محمدؒ) کے نزدیک ایسے دودھ سے حرمت رضاعت ثابت ہو جائے گی۔کیونکہ اعتبار غالب چیز کا

ہوتا ہے اور مغلوب چیز معدوم کے درجے میں ہوتی ہے اس کا اعتبار نہیں ہوتا۔

"اذا اختلط اللبن المراة بطعام او شراب فان کا ن اللبن غالبا تثبت الحرمة وان کا مغلوبا لاتثبت"[37]

جب انسانی دودھ کسی کھانے یا مشروب میں مل جائے تو اعتبار غالب کا ہو گا غالب ہونے کی صورت میں حرمت ثابت ہو گی اور مغلوب ہونے کی صورت میں حرمت ثابت نہیں ہو گی۔

امام نووی فرماتے ہیں:

"اذا وصل اللبن الی جوف الطفل تثبت التحریم وان خلط بغیره "[38]

"جب دودھ بچے کے معدے تک پہنچ جائے تو رضاعت ثابت ہو جاتی ہے اگرچہ وہ کسی اور چیز کے ساتھ مخلوط ہو"

ابن قدامہ لکھتے ہیں:

"اذا اختلط اللبن بمائع وشر به الطفل تثبت التحریم اذا کا ن اللبن طاہرا"[39]

جب دودھ کی اصل حقیقت باقی ہو تو اسے حرمت رضاعت ثابت ہو جائے گی۔

اگر دودھ کسی چیز میں اس طرح مخلوط ہوا کہ حقیقت ہی باقی نہ رہی تو حرمت ثابت نہیں ہو گی۔

"ان استهلک اللبن فی غیره حتی زالت صفته لم یثبت التحریم "[40]

اگر پانی یا دواء غالب ہو اور دودھ مغلوب اور کم ہو تو ایسی صورت میں حنفیہؒ، مالکیہ، حنابلہ کے مطابق حرمت رضاعت ثابت نہ ہو گی، جب کے عندالمالکیہؒ اس صورت میں بھی رضاعت ثابت ہو جائے گی اور یہ حضرات عموم نص سے استدلال کرتے ہیں۔

" وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ مِنَ ٱلرَّضَاعَةِ " [41]

امام نوویؒ فرماتے ہیں:

"اذا وصل اللبن الی جوف الصبی تثبت التحریم وان قل "[42]

جب دودھ بچے کے پیٹ میں پہنچ جائے تو حرمت ثابت ہو جائے گی۔

اگر دودھ کسی ایسی چیز میں ملایا گیا کہ وہ دودھ باقی نہ رہے اس کی حالت ہی تبدیل ہو جائے کسی کھانے کی شکل اختیار کر لے اس چیز کے کھانے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ لیکن یہ حکم ملک بینک پر نہیں لگے گا کیونکہ ملک بینک میں کوئی ایسی چیز نہیں بنائی جاتی ورنہ بینکوں کا اصل مقصد ہی ختم ہو جائے گا۔[43]

**دودھ پاؤڈر کی حقیقت**

دودھ پاؤڈر اصل میں دودھ ہی ہے کہ اس کی ماہیت تبدیل نہیں ہوتی اس لیے کہ اگر اس کی ماہیت تبدیل ہو جائے تو پھر اس میں غذائیت کم ہو جاتی ہے جیسا کہ دودھ کو دہی بنادیا جائے تو پھر اس کی غذائیت کم ہو جاتی ہے اس لیے ان دونوں کا حکم مختلف اور الگ الگ ہے۔

ملک بینک میں دودھ غالب ہی ہوتا ہے پانی یا دواء قلیل ہی مقدار میں ہوتی ہے جن کو دودھ پگلانے یا اس کی حفاظت کے لیے یا کسی اور مقصد کے لیے اضافی طور پر شامل کیا جاتا ہے۔ایسے دودھ سے جمہور علماء کے نزدیک رضاعت ثابت ہو جائے

گی۔عند الاحناف مفتی بہ قول صاحبینؒ ہی کا ہے[44] اگر غور کیا جائے تو امام ابو حنیفہؒ کی بھی یہی رائے ہے امام شامیؒ نے اپنی تحقیق ذکر کی ہے کہ دودھ میں جو چیز ملائی جاتی ہے اگر وہ ثخین اور موٹی چیز ہو جس کو باقاعدہ لقمہ بنا کر کھایا جاتا ہو تو اس صورت میں امام صاحب کی رائے حرمت کے عدم ثبوت کی ہے اگر وہ چیز مائع ہی کی صورت میں ہو تو اسے رضاعت ثابت ہو جائے گی امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک بھی۔

"وکلامنا فیما اذا کا ن الطعام رقیقا یشرب حسواوھذا تثبت به الحرمة کما سمعته ولم أر من صحّح خلافه ،ولایقال یلزم من تقاطر اللبن عند رفع اللقمة أن یکون الطعام رقیقا یشرب لانّه لو کان کذالک لم یکن التقاطر من اللبن وحده بل یکون منهما معا فعلم أنّ المراد کون الطعام ثخینا لایشرب ولفظ اللقمة مشعر بذالک ایضا فافهم "[45]

**مختلف عورتوں کے مخلوط دودھ کا حکم:**

عصر حاضر میں ہیومن ملک بینک کے قیام کے بعد ایک جدید فقہی اشکال پیدا ہوا اگر مختلف عورتوں کا دودھ باہم مخلوط اور مکس ہو جائے جیسے کہ انسانی دودھ بینکوں میں ہوتا ہے اسے رضاعت ثابت ہو گی یا نہیں چونکہ ملک بینک میں ہر عورت کا دودھ الگ نہیں رکھا جاتا بلکہ کئی عورتوں کا دودھ مخلوط ہوتا ہے ایسی صورت میں یہ سوال اٹھتا ہے کہ جب کئی عورتوں کا اس طرح دودھ مل جائے تو اسے رضاعت ثابت ہو گی یا نہیں اگر ہوتی ہے تو ان سب عورتوں سے حرمت ثابت ہو گی جن کا دودھ اس بینک میں ہے یا اس عورت سے جس کا دودھ غالب ہے؟

یہ مسئلہ قدیم فقہی ذخیرہ میں "اختلاط اللبن" کے عنوان سے مذکور ہے لیکن معاصر علماء نے اس کو ہیومن ملک بینک کے تناظر میں دوبارہ زیر بحث لایا ہے ذیل میں اس مسئلہ کی اصل نوعیت تک پہنچنے کی کوشش کی جائے گی۔

اس مسئلے میں قدر تفصیل ہے اور آئمہ کا اختلاف ہے۔

**امام ابو حنیفہؒ کی رائے:**

احناف کے نزدیک اگر دودھ غالب ہو تو رضاعت ثابت ہو گی مغلوب ہونے کی صورت میں اختلاف ہے تاہم اصل اعتبار غذائیت اور نشو ونما کا ہے

"اذا اختلط لبن نساء مختلفات ،فان الرضاعة تثبت عند الامام ابی حنیفة برضاع اللبن الذی کان أکثر من غیره "[46]

اگر مختلف خواتین کا دودھ آپس میں مل جائے تو امام ابو حنیفہ کی رائے کے مطابق جس خاتون کا دودھ زیادہ ہو گا اس سے رضاعت ثابت ہو گی۔

**امام ابو یوسف کی رائے:**

"وعند ابی یوسف تثبت به الحرمة بینه وبین من یکون لبنها غالبا لان المغلوب لایظهر حکمه فی مقابلة الغالب "[47]

اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک حرمت اس عورت سے ثابت ہو گی جس کا دودھ غالب ہو کیونکہ مغلوب کا حکم غالب کے مقابلے میں ظاہر نہیں ہوتا

**امام محمدؒ کی رائے:**

"فاما اذا خلط لبن امرأة بلبن امرأة اخرى ثم اوجر صبيا فعلىٰ قول محمد تثبت الحرمة منهما جميعا لان الشيء يكثر بجنسه ولايصير مستهلكاً"[48]

پس اگر ایک عورت کا دودھ دوسری عورت کے دودھ میں ملا دیا جائے پھر یہ دودھ کسی بچہ کو پلایا جائے تو امام محمدؒ کے نزدیک دونوں عورتوں سے حرمت ثابت ہو گی کیونکہ ایک چیز اپنی ہی جنس کے ساتھ مل کر بڑھ جاتی ہے ختم نہیں ہوتی۔

**تجزیہ او تحلیل**

ان تینوں آراء میں سے امام محمد کی رائے زیادہ راجح ہے اور اسی کے مطابق فتویٰ ہے کیونکہ جب ایک جنس کی اشیاء جمع ہو جائیں تو اسے دوسرے کے اثر کم نہیں ہوتا بلکہ اس کا اثر باقی رہتا ہے اس سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے کیونکہ یہ دودھ انشاز العظم وانباط اللحم کا ذریعہ بھی ہے۔

علامہ ابن نجیم نے امام محمد کے قول کو راجح قرار دیا:

"واذا اختلط لبن امرأتين تعلق التحريم باغلبهما عندهما وقال محمد تعلق بهما كيفما كان لأن الجنس لايغلب الجنس وهو رواية عن ابى حنيفة قال فى الغاية وهو اظهر وأحوط وفى شرح المجمع قيل انه الاصح وفى الجوهرة وأما اذا تساويا تعلق بهما جميعا اجماعا لعدم الأولوية "[49]

**امام شافعیؒ کی رائے:**

امام شافعیؒ فرماتے ہیں مخلوط اور ملایا ہوا دودھ اگر پانچ رضاعات کی مقدار کو پہنچ جائے تو حرمت رضاعت ثابت ہو جائے گی امام صاحب بھی احناف کی طرح غالب اور مغلوب کا اعتبار نہیں کرتے اسی طرح کسی بھی موقع پر کسی بھی طریقے سے پلایا جائے تو امام شافعیؒ کے نزدیک حرمت رضاعت ثابت ہو جائے گی۔[50]

امام نوویؒ لکھتے ہیں:

"اذا وصل اللبن الى جوف الطفل تثبت الحرمة" [51]

یعنی جب دودھ بچے کے پیٹ تک پہنچ جائے تو حرمت ثابت ہو جائے گی"

**فقہاء مالکیہ:**

مالکیہ کے نزدیک دودھ کی تھوڑی مقدار بھی مؤثر ہے بشرطیکہ وہ بچے کے پیٹ تک پہنچے

امام ابن عبدالبر لکھتے ہیں:

"قليل الرضاع وكثيره سواء "[52]

رضاعت میں تھوڑی اور زیادہ مقدار دونوں برابر اور معتبر ہیں۔

**فقہاء حنابلہ:**

حنابلہ بھی وصول لبن مع التغذی کو لازمی سمجھتے ہیں:

امام ابن قدامہ فرماتے ہیں:

"كل ما وصل الى الجوف وكان غذاء ثبت به التحريم "[53]

آئمہ اربعہ کی اراء پر غور کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسی صورت میں جتنی بھی عورتوں کا دودھ ملا ہو اور مخلوط ہو ان سب عورتوں کے ساتھ مخلوط دودھ ہونے کی وجہ سے رضاعت کا رشتہ ثابت ہو جائے گا خواہ تمام عورتوں کا دودھ مساوی اور برابر ہو یا کسی کا غالب اور زیادہ ہو اور کسی کا کم اور مغلوب ہو بہر صورت یہی حکم ہے۔[54]

**خلیط دودھ میں غالب اور مغلوب کا اعتبار نہیں:**

مختلف عورتوں کا مخلوط دودھ چونکہ ایک جنس سے تعلق رکھتا ہے اور ایک جنس دوسری جنس پر غالب نہیں آسکتی ایک جنس کی قلیل مقدار اسی جنس کی دوسری چیز میں شامل ہو کر اس کی مقدار میں اضافہ کرتی ہے اور ایک ہی جنس کی کثیر مقدار قلیل مقدار کا اثر زائل نہیں کرتی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بچہ دونوں سے غذا پاتا ہے[55]

**ہیومن ملک بینک پر فقہی اثرات:**

| | |
|---|---|
| فقہاء احناف | ہیومن ملک بینک میں چونکہ عورت ہی کا مخلوط دودھ ہوتا ہے جس میں تغذیہ، جسمانی نشو و نما اور وصول الی الجوف پایا جاتا ہے لہٰذا حرمت ثابت ہو جائے گی۔ |
| فقہاء مالکیہ | دودھ جسم تک پہنچ جائے بنیادی علت "اثر کا پہنچنا" رضاعت ثابت ہو جاتی ہے خواہ مقدار کم ہو یا زیادہ |
| فقہاء شافعیہ | اگر پانچ مرتبہ دودھ پیا اور بچے کے معدے تک پہنچا حرمت ثابت تعداد میں شک کی صورت میں احتیاط |
| فقہاء حنابلہ | دودھ معدہ تک پہنچے اور نشو و نما کا سبب بنے تو حرمت ثابت |

**ہیومن ملک بینک کے معاشرے پر منفی اثرات**

**رضاعی رشتوں کی تعیین میں دشواری:**

جب ملک بینک میں ایک ہی پیکٹ میں نامعلوم خواتین کا دودھ جمع ہو جائے گا تو یہ معلوم کرنا مشکل ہو جائے گا کہ کون کس کا رضاعی بھائی یا بہن ہے اس طرح معاشرہ اختلاط نسب کا شکار ہو جائے گا۔

**حرام رشتوں کا ارتکاب:**

یہی ہیومن ملک بینک مستقبل میں نکاح کے فساد اور حرام رشتوں کے وقوع کا سبب بن سکتے ہیں اس لیے احتراز بہتر ہے۔

**فقہی اصولوں کا تعارض:**

ہیومن ملک بینک قائم کرنے کی صورت میں بہت سارے فقہی اصولوں کا تعارض لازم آتا ہے

مثلا حفظ نسل اور حفظ نسب کے درمیان احتیاط اور ضرورت کے درمیان دفع مفاسد اور سد ذرائع کے درمیان طبّی ضرورت اور شرعی مفاسد کے درمیان یہ تمام اصول اس صورت میں باہم متعارض نظر آتے ہیں۔

**وجوہ ترجیح**

راجح موقف یہ ہے کہ یہ تمام دودھ ایک ہی جنس سے ہیں اور کسی خاتون کا دودھ کم ہو یا زیادہ اسے حرمت رضاعت ثابت ہو جاتی ہے اور حتی الامکان اس سے بچنا بھی ضروری ہے کیونکہ قرآن کریم نے رضاعت کے رشتے کو بڑی اہمیت دی ہے اور اس کے حقوق مقرر کرتے ہوئے رضاعی بیٹے کو سگے بیٹے کی مانند قرار دیا ہے بعض احکام میں البتہ فقہاء حنفیہ کا ایک قول یہ ہے اگر ایک عورت کا دودھ غالب ہو تو حرمت رضاعت صرف اسی سے ثابت ہو گی یہ قول ضعیف اور کمزور ہے اس کے مقابلے میں دوسرے قول کو راجح اور اصح قرار دیا گیا ہے کہ حرمت تمام عورتوں سے ثابت ہو جائے گی۔

ان عبارات سے واضح ہوا کہ تمام آئمہ کے ہاں راجح مذہب کے مطابق اگر تمام عورتوں کا مخلوط دودھ میں سے کسی بچے کو پلایا گیا تو تمام سے رضاعت ثابت ہو جائے گی اس میں قلیل اور کثیر والا قول ضعیف اور کمزور ہے۔

لھذا ملک بینک میں عورتوں کا مخلوط دودھ ہونے کی بنا پر تمام عورتوں سے حرمت رضاعت ثابت ہو جائے گی۔

**معاصر اور قدیم فقہاء کی آراء اور ہیومن ملک بینک کا تجزیاتی مطالعہ:**

اس عنوان کا مقصد ملک بینک کے مسئلہ کو محض فقہی آراء سے آگے بڑھا کر فقہی اصولوں کی روشنی میں پرکھا جائے اور ایک ترجیح مؤقف تک پہنچا جائے۔

یہ مسئلہ اب صرف ایک فقہی اختلاف نہیں رہا بلکہ طبّی ضرورت اور مذہبی فریضہ کی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔

معاصر فقہاء کے رجحان کو دو گرہوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

**مانعین کی** (prohibition Group)

اکثر معاصر فقہاء اس کے عدم جواز کے قائل ہیں اور ان کا بنیادی اور اصولی نقطہ نظر کہ یہ انسانی رشتوں کے اختلاط اور رضاعی رشتوں کے ضیاع کا ذریعہ ہے۔

ان حضرات نے جو دلائل پیش کیے ان کو خلاصے کے طور پر ذکر کرتا ہوں تاکہ اصل نوعیت واضح ہو جائے۔

(الف) حفظ النسب والنسل کا اصول

(ب) رضاعی شناخت کا فقدان

(ج) سد ذرائع کا اصول

(د) احتیاط کا اصول

(ذ) فساد نکاح کا اصول

(ر) فروج کا تحفظ

**نتیجہ:**

ان تمام اصولوں کو مد نظر رکھا جائے تو ہیومن ملک بینک کا قیام اس طرح کے بغیر شرائط و ضوابط کے ممنوع ہونا چاہیئے ہے کیونکہ شریعت کے بنیادی مقاصد میں سے انسانی نسب کا تحفظ اور فروج کا تحفظ ضروری قرار دیا ان اصولوں کو پامال کرنے والے کے لیے سزائیں تجویز کی اس طرح گناہ کے کام سے بچنے کے لیے اس راستے کو بھی چھوڑنے کا حکم دیا جسے ہم اپنی زبان میں سد ذرائع اور احتیاط کہتے ہیں اس لیے ملک بینک کا قیام مصلحت کے خلاف ہو گا۔

**مجوزین** ( Conditional Permissibility )

کچھ اہل علم شدید ضرورت کے تحت جواز کے قائل ہیں ان حضرات کے بنیادی دلائل اور اصول میں جو چیزیں شامل ہیں ان کو ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے۔

(الف) ضرورت کا اصول

(ب) نفس کا تحفظ

(ج) شک سے رضاعت کا عدم ثبوت

(د) اضطرار کا اصول

ان حضرات نے درج بالا اصولوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے جواز کا قول اختیار کیا ہے جس میں بنیادی اصول بچے کی جان کا[56] تحفظ جسے حفظ نفس کے نام سے شریعت کے بنیادی مقاصد میں جانا جاتا ہے اسی طرح ان حضرات نے ضرورت اور اضطرار کے وقت بعض ناجائز امور جائز ہو جاتے ہیں اسی طرح شک کی صورت میں رضاعت ثابت نہیں ہوتی ان اصولوں کو بنیاد بنا کر ہیو من ملک بینک کو قائم کرنے کی اجازت بھی دی ہے اور اس کی حوصلہ افزائی بھی کرتے ہیں۔

**اصولی تجزیہ** ( Juristic Analysis )

یہاں کچھ اصول آپس میں ٹکراتے ہیں۔

مثلاً حفظ النسب اور حفظ النفس کا اصول

ان دو اصولوں کو مد نظر رکھا جائے تو ان میں سے حفظ النسب مقدم ہے حفظ جان سے کیونکہ حفظ جان نہ ہونے کی صورت میں نقصان ایک فرد تک محدود رہتا ہے جب کہ حفظ نسب نہ ہونے کی صورت میں نقصان پورے معاشرے اور سوسائٹی کا ہوتا ہے اور شریعت کے نسب اور رضاعت کے مقرر کردہ جتنے بھی اصول ہیں منہدم ہو جاتے ہیں۔

اسی طرح قائلین حضرات نے ایک اصول تشکیک کا پایا جانا ذکر کیا ہے اور ہیو من ملک بینک کو دیکھا جائے تو اس میں جان بوجھ کر شک اور جہالت کو پیدا کیا جاتا ہے اور فقہاء نے کو مسئلہ لکھا ہے اس میں انسان کو گزرے ہوئے کسی واقعے میں رضاعت کا علم نہ تو اس علاقے کی عورتوں سے نکاح کرنا درست ہے آئندہ اور مستقبل کے اعتبار سے کسی کام میں شک پیدا کر کے اس میں جواز کی صورت پیدا کرنا یہ شریعت میں مطلوب نہیں اسی طرح مجوزین نے اضطرار کو اصول کو حجت بنایا ہے ملک پاکستان میں تو اس درجہ کا اضطرار نہیں پایا جارہا کہ حرام کو حلال قرار دیا جائے باقی اگر کسی ملک میں اضطرار کی کیفیت موجود ہے اور تقریباً ہو بی گی تو اس صورت میں اس کا یہ مطلب نہیں کہ سر عام بغیر اسلامی اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کی مشروعیت کی اجازت دی جائے۔

اسی طرح مجوزین حضرات نے ایک اصول اضطرار کا ذکر کیا ہے ہمارے ملک پاکستان کو دیکھا جائے تو اس میں اس قدر اضطرار اور مجبوری نہیں پائی جاتی کہ انسانی جان ہی چلی جائے کیونکہ پاکستان میں اس کا متبادل رضاعی والدہ کا تصور اور جانوروں کے دودھ کا موجود ہونا اسی طرح فار مولا دودھ کا دستیاب ہونا اس لیے ملک بینک کی پاکستان میں اس قدر ضرورت نہیں اور اضطرار کا یہ مطلب بھی ہر گز نہیں کہ اس کام کو بلکل عام کیا جائے جیسے خنزیر مجبوری کی حالت میں کھانا جائز ہے اس کا یہ مقصد نہیں کہ کے اس کے گوشت کے اڈے کھول دیئے جائیں۔ باقی ممالک میں جہاں حالت اضطرار ہے وہاں مشروط اجازت ہونی چاہی

ہے فتفکر۔

**مخلوط دودھ میں فقہاء کی آراء اور ہیومن ملک بینک پر اس کا اثر**

اس عنوان کے قیام کا مقصد یہ ہے کہ مخلوط دودھ اور ہیومن ملک بینک کے مسئلے کو محض فقہی آراء کی سطح سے آگئے بڑھا کر فقہی اصولوں کی روشنی میں اس کو پرکھا جائے اور ایک ترجیحی مؤقف تک پہنچا جائے۔

اس مسئلے میں چند بنیادی فقہی قواعد درجہ ذیل ہیں:

اصول نمبر 1:

"الیقین لا یزول بالشک "

یقین شک سے زائل نہیں ہوتا۔

اصول نمبر 2:

الضرورات تبیح المحظورات

ضرورتیں ممنوعات کو جائز بنادیتی ہیں۔

اصول نمبر 3

درء المفاسد مقدم علی جلب المصالح "

مفاسد کو دور کرنا محاصل کے حصول پر مقدم ہے۔

اصول نمبر: 4

الحکم للغالب

حکم غالب چیز کے مطابق ہوتا ہے۔

اصول نمبر: 5

الاحتیاط فی الفروج واجب

فروج کے متعلق احتیاط واجب ہے۔

**تجزیہ:**

ہیومن ملک بینک کے متعلق ان پانچ اصولوں کو دیکھا جائے تو سب سے پہلے جو تشکیک والی بات کی ہے تو ہیومن ملک بینک میں شک از خود نہیں ہوتا بلکہ اسے جان بوجھ کر مشکوک بنایا جاتا ہے اور جو مشکوک کی صورت فقہ میں مذکور ہے وہ یہاں مراد نہیں وہ ماضی سے متعلق ہے اور یہ تو مستقبل میں ہونے والے امور کے متعلق رہنمائی ہے۔

لہٰذا یہ کہنا کہ شک کی بنا پر رضاعت ثابت نہیں ہوتی یہ درست نہیں

دوسرا قاعدہ کہ ضرورت کے وقت بہت سارے ناجائز امور حرام کام درست اور جائز ہو جاتے ہیں تو کیا ہمارے ملک میں اس طرح کا اضطرار پایا جاتا اگر پایا جاتا تو صرف مجبوری کی حالت میں اس کی گنجائش باقی رہتی لیکن ہمارے ملک میں ابھی تک اضطرار کی کیفیت کا سامان نہیں ہے۔

تیسرا قاعدہ کہ طبّی ضرورت ہے تو ملک پاکستان میں اس کا متبادل حل موجود ہے اس لیے اس قدر طبّی ضرورت یہاں

نہیں پائی جا رہی۔

چوتھا اصول مفاسد کو دور کرنا مقدم ہے جلب منفعت سے تو یہ اصول تو ہیومن ملک بینک کے امتناع کی طرف لے جاتا ہے کیونکہ ملک بینک قیام کے فوائد کم ہیں اور نقصانات زیادہ ہیں۔

پانچواں اصول حکم غالب کے مطابق ہوتا چونکہ ہیومن ملک بینک میں غالب اور مغلوب کا علم نہیں ہوتا اور فروج اور نسب کی حفاظت کے اعتبار سے احتیاط بہتر ہے لہٰذا یہ قاعدہ بھی ہیومن ملک بینک کے قیام کو ممنوع قرار دیتا ہے۔

**مخلوط انسانی دودھ کے ہیومن ملک بینک پر اثرات:**

(الف) انسانی دودھ بینک رضاعی شناخت کو غیر واضح بنا دیتی ہیں

(ب) اس طرح حرمت نکاح کا مسئلہ ایک سنگین مسئلہ کے طور پر سامنے آتا ہے کہ مستقبل میں اس بات کا علم نہیں ہو گا کہ کون کس کا بھائی ہے۔

(ج) نسبی الجھن کا شکار

(د) عدالتی مسائل مثلا نکاح کے تنازعات کا امکان

**راجح مؤقف:**

تمام دلائل کے تقابلی تجزیے کے بعد درج ذیل مؤقف راجح معلوم ہوتا ہے

عمومی طور پر ہیومن ملک بینک کا نظام فقہی لحاظ سے محل اشکال اور عدم جواز کے قریب ہے کیونکہ شریعت کا بنیادی مقصد حفظ نفس اور حفظ نسل ہے اور ملک بینک کی صورت میں دونوں کا ابطال لازم آتا ہے رضاعی شناخت کا فقدان شدید مفاسد پیدا کرتا ہے اور احتیاطی اصول کو فقہ میں ہمیشہ غلبہ اور فوقیت حاصل رہی ہے فقہی اداروں اور اصحاب میں اکثر ممانعت کی قائل ہیں اس بنا پر ایسے بینک کا قیام از رو شرع درست نہیں۔ ان سے اجتناب بہتر ہے صرف ایک صورت کو استثناء حاصل ہے کہ انسان حالت اضطرار میں پہنچ جائے اور کوئی متبادل حل نہ ہو تو ملک بینک کے قیام کی طرف آ جائیں۔

**خلاصہ بحث:**

مختلط دودھ سے رضاعت کے ثبوت اور عدم ثبوت کے متعلق تمام مباحث کو ذکر کیا خاص کر خمس رضعات سے رضاعی رشتے کے ثبوت کے قول کرنے والوں کے دلائل کو بھی ذکر کیا ملک بینک میں چونکہ مختلف عورتوں کا دودھ مخلوط ہوتا ہے اس رضاعت کے ثابت ہونے کے متعلق دو آراء سامنے آئی مالکیہ اور حنفیہؒ کے مفتی بہ قول کے مطابق رضاعت ثابت ہو جائے گی ان کے دلائل کو تفصیلا ذکر کیا اس کے ساتھ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک بھی رضاعت ثابت ہو جاتی ہے جب کہ بچے نے خمس رضعات حاصل کی ہوں لیکن اس کے مقابل ابن حزم اور کچھ معاصر فقہاء ڈاکٹر یوسف القرضاوی اور ان کے ہم پلہ حضرات نے اسے رضاعت کے ثبوت سے انکار کیا اور ہیومن ملک بینک کو وقت کی ضرورت قرار دیتے ہوئے مستحسن اور جائز قرار دیا۔

بحیثیت محقق میری ذاتی رائے بھی جمہور کے ساتھ ہے اس لیے رضاعت کے ثبوت والے قول کو ترجیح حاصل ہے باقی جہاں ملک بینک کی ضرورت ہے تو وہاں مشروط اجازت ہو لیکن رضاعت ہر حال میں ثابت ہی ہو گی۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

## حواشی وحوالہ جات

[1] ابن منظور، لسان العرب، ج8 ص 132

[2] الدر المختار وحاشیہ ابن عابدین (ردالمحتار) بیروت دارالفکر 2000، ج3 ص 209

[3] کاسانی، بدائع الصنائع، (بیروت: دار الکتب العلمیۃ)، ج 3 ص 208۔

[4] القرآن، سورۃ بقرہ، 233

[5] القرآن، سورۃ بقرہ، 233

[6] القرآن، سورہ الطلاق، 6

[7] صحیح بخاری کتاب الشھادات، باب الشھادۃ علی الانساب والرضاع، تحقیق محمد زھیر الناصر (دار طوق النجاۃ دمشق) حدیث نمبر 2625
صحیح مسلم کتاب الرضاع، باب یحرم من الرضاع مایحرم من الولادہ، حدیث نمبر 1447

[8] صحیح مسلم، 1447

[9] المغنی، ج8، ص 134

[10] ابن قدامہ، المغنی، (ریاض: دار عالم الکتب)، ج9، ص 194

[11] اسلامی فقہ (Islamic Jurisprudence) اور عربی لغت میں وجور (Wajoor) کا مطلب "دوا کا لدود "یعنی "حلق میں دوا ڈالنا" ہے۔

[12] لغوی اور فقہی اصطلاح میں سعوط (Sa'oot) کا مطلب ہے "ناک میں دوا ڈالنا "یا سونگھانا (Nasal Drops/Snuff)۔

[13] سنن ابی داؤد، کتاب النکاح، باب فی رضاعۃ الکبیر، حدیث نمبر 2059

[14] ابو عیسی، محمد بن عیسی الترمذی، سنن الترمذی، ابواب الرضاع، باب ماجاء ان الرضاعۃ لا تحرم الا فی الصغر دون الحولین، حدیث نمبر 1152

[15] امام ابو سلیمان داؤد بن علی الظاہری (معروف بہ امام داؤد ظاہری) فقہ کے مشہور "مکتبہ فکرِ ظاہریہ" (ظاہری مذہب) کے بانی اور ایک جلیل القدر فقیہ و محدث تھے۔ وہ قرآن و سنت کے ظاہری اور لغوی الفاظ پر عمل کرنے کے قائل تھے اور قیاس ورائے کو شرعی حجت تسلیم نہیں کرتے تھے۔

[16] امام ابو بکر محمد بن داؤد الظاہری، امام داؤد ظاہری کے صاحبزادے اور مکتبہ فکرِ ظاہریہ کے دوسرے بڑے امام، فقیہ اور ادیب تھے۔ وہ اپنے والد کے مسلک (فقہِ ظاہری) کے زبردست شارح اور مروّج تھے، اور اپنی مشہور کتاب "کتاب الزہرہ" کی وجہ سے علمِ ادب و محبت کے موضوع پر بھی منفرد مقام رکھتے تھے۔

[17] القرآن، سورۃ النساء، 23

[18]محمد بن اسماعیل، البخاری، الصحیح للبخاری، کتاب الشھادات، باب الشھادۃ علی الانساب والرضاع المستفیض والموت القدیم، حدیث 2645

[19]ابن حزم، ابو محمد علی بن احمد بن سعید، الاندلسی، المحلی، دار لفکر بیروت، ج10 ص185

[20]الجرجانی، علی بن محمد بن علی، التعریفات، دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان 1983م، ج1 ص111

معجم مقاییس اللغۃ، 2، 400، القاموس الفقہی، دارالفکر دمشق، 1988م، ج1 ص149

[21]ابوالحسن علی بن احمد الصعیدی العدوی (المتوفی:1189) حاشیۃ العدوی علی شرح کفایۃ الطالب الربانی، دارالفکر بیروت، 1414ھ، ج2 ص115

[22]مالک بن انس المدنی، (المتوفی 179ھ) موطاامام مالک، موسسۃ الرسالۃ 1412ھ ج2 ص7 رقم الحدیث 1738ھ

[23]ابن عابدین ردالمختار، ج3، ص209

[24]مالک بن انس المدنیؒ، موطاامام مالک، دارالفکر (بیروت لبنان) حدیث نمبر 1738

[25]القرآن، النساء، 23

[26]سعید بن منصور بن شعبہ الخراسانی الجوزانی (المتوفیٰ ۲۲۷ھ) سنن سعید بن منصور، الدار السلفیہ الھند، الاولیٰ 1403ھ، ج1، ص278، رقم الحدیث 971

[27]موطاامام مالک، 2 ص7 رقم الحدیث 1738

[28]مؤطامالک بروایۃ محمد بن الحسن الشیبانی، المکتبۃ العلمیہ، الثانیۃ ج1 ص221، رقم الحدیث 427

[29]محمود بن احمد، برہان الدین، الامام، المحیط، ج4 ص95

[30]ابواسحاق ابراہیم بن علی بن یوسف الشیرازی، (المتوفی 674ھ) المھذب فی فقہ الامام الشافعی، دارالکتب العلمیہ، 3 ص142

[31] صحیح مسلم، کتاب الرضاع، حدیث نمبر 1452

ابواسحاق ابراہیم بن علی بن یوسف الشیرازی، المھذب فی فقہ الامام الشافعی، ج۳ ص۱۴۲، دارالکتب العلمیہ)

[32] فتح المالک بتبویب التمھید ابن عبدالبر علی موطاالامام مالک، ج7 ص411

[33]مؤطاامام مالک

[34] صحیح مسلم، ج1 ص469

[35] صحیح مسلم، ج1 ص469

[36] لسان العرب، دار صادر بیروت، ج7 ص219

[37] الکاسانی، علاء الدین ابو بکر، بدائع الصنائع، دارالکتب العلمیہ بیروت 1986ء، ج4 ص18

[38] یحیٰ بن شرف النووی، روضۃ الطالبین، المکتب الاسلامی بیروت 1991ء ج7 ص466

[39]ابن قدامہ، المغنی دار عالم الکتب ریاض 1997ء، ج8 ص137

[40]الدسوقی، حاشیہ الدسوقی، ج2 ص (بیروت دارالفکر 2003ء، ج2 ص526

[41]القرآن، سورۃ النساء، 23

[42]النووی، المجموع، دارالفکر بیروت 1997، ج18 ص232

[43] سرخسی، محمد بن احمد، المبسوط للسرخسی، دار المعرفہ، بیروت، ج5ص140
جزیری، عبد الرحمان، الفقہ علی المذاہب الاربعہ، ج4ص128
شربینی، محمد الخطیب، مغنی المحتاج، دار الفکر بیروت، ج3ص415
مرداوی، علاء الدین، الانصاف، دار الفکر بیروت ج9ص248
[44] حصکفی، محمد بن علی، الدر المختار، دار الفکر بیروت، ج3ص218
[45] ابن عابدین محمد امین بن عمر، ردالحتار، دار الفکر بیروت الطبعۃ الثانیہ، ج3ص219
[46] ڈاکٹر وہبہ الزحیلی، الفقہ الاسلامی وادلتہ، دار الفکر (بیروت لبنان) ج7ص717
[47] ایضا
[48] شمس الائمہ سرخسی، محمد بن احمد بن ابی سہل، المبسوط، دار المعرفہ بیروت لبنان، ج5ص133
[49] البحر الرائق، دار الکتاب الاسلامی، ج3ص245
[50] شمس الائمہ سرخسی، محمد بن احمد بن ابی سہل، المبسوط، دار المعرفہ بیروت لبنان، ج5ص134
[51] امام نووی، روضۃ الطالبین، المکتب الاسلامی، ج9ص7
[52] ابن عبد البر، الاستذکار، دار الکتب العلمیہ، ج7، ص457
[53] المغنی، دار عالم الکتب، ج8ص137
[54] ابن عابدین محمد امین بن عمر، ردالمحتار، المکتبۃ الشاملہ، ج3 ص 218، دردیر، احمد بن محمد، الشرح الکبیر، ج2ص 503، ابن قدامہ، عبد اللہ بن احمد، المغنی دار الفکر بیروت، الطبعۃ الاولیٰ ج9ص197، شربینی، محمد الخطیب، مغنی المحتاج، دار الفکر، ج3ص415
[55] المبسوط، ج5ص140، البحر الرائق شرح کنز الدقائق، ج3، ص245